[1996] سپریم کورٹ رپوٹس7.S.C.R

ازعدالت عظمی

اسٹیٹ آف راجستھان اور دیگر

بنام

طالب خان اور دیگر ان وغیرہ

24اکتوبر1996

[کے رامسوامی،سجاتا۔وی۔منوہراورجی بی پٹنائک،جسٹسز]

قومی سلامتی ایکٹ،:1980

دفعات3،8–حراست–غیرمعمولی حالات اور پانچ دن کی میعاد ختم ہونے سے پہلےلیکن دس دن کی بیرونی حد کے اندرحراست کی بنیاد فراہم نہ کرنے کے لیےدرج کردہ وجوہات کی عدم فراہمی–چاہےحراست کے حکم کوخراب کرے–منعقد: نہیں–عدالت عالیہ نے مجسٹریٹ کی طرف سے درج کردہ وجوہات کے طور پرغیر معمولی حالات کی بنیاد پر بات چیت نہ کرنے کوقانونی طور پر جائز قرار نہیں دیا،حراست کے حکم–آئین ہند–آرٹیکل 22(5)۔

اے کے رائے بنام یونین آف انڈیااوردیگر[1982] 1ایس سی سی 271=[1983] 1ایس سی آر540،اس کے بعد۔

ابراہیم احمدبٹی بنام ریاست گجرات اوردیگر[1983] 1ایس سی آر 540[1982] 3ایس سی سی440،مستردکردیا گیا

فوجداری اپیل کاعدالتی حداختیار: فوجداری اپیل نمبر419– 31 آف 1987وغیرہ۔

1987کے ڈی۔بی۔سی ہیبس کارپس پی۔نمبرکے831،909،919،920–25،966،1030، 1037اور 1177میں راجستھان عدالت عالیہ کے فیصلے اورحکم سے

اپیل گزاروں کے لیے کے ایس بھاٹی

جواب دہندگان کے لیےسشیل کمارجین،اے پی دھمیجا،سوریا کانت اورایم کے سنگھ

عدالت کامندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ابراہیم احمد بٹی بنام ریاست گجرات اور دیگر[1983] 1 ایس سی آر 540=[1982] 3 ایس سی سی 440 کی درستگی پر شک کرتے ہوئے 21 اگست 1987 کے اس عدالت حکم کے مطابق، کیس اس بنچ کو بھیج دیا گیا ہے۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں عرضی درخواست نمبر 831 / 87 اور بنچ میں جودھ پور میں راجستھان عدالت عالیہ کے دو نفری بینچ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں۔

حقائق یہ ہیں کہ جواب دہندگان کو 7 جنوری 1987 کو ضلع مجسٹریٹ جیسلمیر کی کارروائی کے ذریعے قومی سلامتی ایکٹ 1980 (مختصر طور پر ایکٹ) کی دفعہ 3(1) کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔ غیر معمولی حالات 11 جنوری 1987 کو زیر حراست افراد کو بنیاد اور دستاویزات فراہم نہ کرنے پر درج کیے گئے تھے۔ مواد کے ساتھ حراست کی بنیاد 16 جنوری 1987 کو فراہم کی گئی۔ زیر حراست شخص نے 20 جنوری 1987 کو ریاستی حکومت کے سامنے اپنی نمائندگی کی جسے 2 فروری 1987 کو مسترد کر دیا گیا۔ انہوں نے 9 فروری 1987 کو ایڈوائزری بورڈ کے سامنے نمائندگی کی اور 19 فروری 1987 کو اس پر غور کیا گیا اور اسے مسترد کر دیا گیا۔ ریاستی حکومت نے 13 مارچ 1987 کو 7 جنوری 1987 سے ایک سال کی مدت کے لیے حراست کے حکم کی تصدیق کی۔ جب حراست کے احکامات کو چیلنج کیا گیا، بنیادی طور پر اس بنیاد پر کہ ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے درج کردہ غیر معمولی حالات اور وجوہات کو حراست میں لیے گئے افراد کو نہیں بتایا گیا، تو حراست کے حکم کو آرٹیکل 22(5) کی خلاف ورزی قرار دیا گیا اور عدالت عالیہ نے 9 جون 1987 کے متنازعہ حکم کے ذریعے جواب دہندگان کو حراست سے بڑھا دیا۔ دوسری بنیادوں پر جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حوالہ بٹی کے معاملے میں اس عدالت دو ججوں کے بنچ کے نقطہ نظر کی درستگی پر ہے۔

اپیل گزار کی جانب سے وکیل شری کے ایس بھاٹی کی جانب سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ حقائق کی مکمل تیاری اور تجزیہ کے بعد، بٹی کے معاملے میں عدالت عالیہ اور اس عدالت کی طرف سے لیا گیا نظریہ قانونی طور پر درست نہیں ہے۔ ایکٹ کے مقاصد اور وجوہات اس سنگینی کو ظاہر کرتی ہیں جس کے تحت حراست کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 3 اور دفعہ 8 کو ایک ساتھ پڑھنا ہے۔ حراست کا اختیار، اگر کسی شخص کے حوالے سے اس بات سے مطمئن ہو کہ اسے ریاست کی سلامتی یا امن عامہ کی بحالی یا معاشرے کے لیے ضروری سامان اور خدمات کے لیے کسی بھی طرح سے نقصان دہ کام کرنے سے روکنے کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے، تو وہ ایک حکم جاری کر سکتا ہے جس میں اسے حراست میں لینے کی ہدایت دی جائے۔ دفعہ 8(1) کے مطابق پانچ دن کے اندر اندر حراست میں لیے گئے شخص کو حکم موصول نہ ہونے کی صورت میں حراست میں لیے گئے شخص کو وجوہات اور غیر معمولی حالات درج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جن کے تحت حراست میں لیے گئے شخص کو حکم نہیں دیا جا سکا، اور حراست کے حکم کی تاریخ سے 10 دن کے اندر اندر حراست کی بنیاد کو پورا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس معاملے میں وجوہات درج کی گئی ہیں۔ یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ غیر معمولی حالات یا وجوہات کو حراست کی بنیاد کے ساتھ فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ بٹی کے معاملے میں لیا گیا نظریہ قانونی طور پر درست نہیں ہے۔ مدعا علیہان کے وکیل، شری سشیل کمار جین کی طرف سے یہ دلیل دی قابل ہے کہ بٹی کے معاملے میں اس عدالت کا نظریہ جس کے بعد عدالت عالیہ کا نظریہ ہے، اس وجہ سے قانونی طور پر درست ہے کہ آئین کے آرٹیکل 22(5) کے تحت، زیر حراست شخص کو جلد از جلد حراست کی بنیاد فراہم کرنے کا حقدار ہے، تاکہ وہ جلد از جلد موقع پر اپنی آزادی سے محروم ہونے کے خلاف نمائندگی کرے۔ جب تک کہ حراست کے حکم کی عدم فراہمی

کی وجوہات اور غیر معمولی حالات کو حراست کی بنیاد کے ساتھ ساتھ حراست میں لیے گئے شخص کو مطلع نہیں کیا جاتا؛ حراست میں لیے گئے شخص کو مناسب حکومت یا مشاورتی بورڈ یا عدالت میں موثر نمائندگی کرنے سے روکا جائے گا۔ لہذا، حراست کی بنیاد کے ساتھ غیر معمولی حالات یا درج کردہ وجوہات کی اطلاع دینا ایک پیشگی شرط ہے۔ اس کی عدم تعمیل آئین کے آرٹیکل 22(5) کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔ اس لیے یہ نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے۔

متنوع تنازعات کے پیش نظر، جو سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا بٹی کے معاملے میں اس عدالت کا اظہار کردہ نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟ یہ قانون مختلف وجوہات کی بناء پر نافذ کیا گیا تھا، جیسے کہ فرقہ وارانہ بدامنی، سماجی تناؤ، انتہا پسندی کی سرگرمیاں، صنعتی بدامنی اور مختلف دلچسپی رکھنے والی جماعتوں کی طرف سے مختلف مسائل پر احتجاج کرنے کے بڑھتے ہوئے رجحان؛ یہ ضروری سمجھا گیا کہ ملک میں امن و امان کی صورتحال سے انتہائی پرعزم اور موثر طریقے سے نمٹنے کی ضرورت ہے۔ سماج دشمن اور ملک دشمن عناصر بشمول علیحدگی پسند، فرقہ وارانہ اور ذات نواز عناصر اور دیگر عناصر جو معاشرے کے لیے ضروری خدمات پر منفی اثر انداز ہوتے ہیں اور انہیں متاثر کرتے ہیں، جائز اتھارٹی کے لیے سنگین چیلنج پیدا کرتے ہیں اور بعض اوقات معاشرے کو تاوان کے لیے بھی پکڑتے ہیں۔ لہذا، مسائل کی پیچیدگی اور نوعیت کے پیش نظر، یہ محسوس کیا گیا کہ دفاع، سلامتی، عوامی نظم و ضبط اور کمیونٹی کو ضروری سامان یا خدمات کی دیکھ بھال کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے، تاکہ انتظامیہ کو پرعزم طریقے سے ہموار کیا جا سکے اور مذکورہ صورتحال کو مؤثر طریقے سے سنبھالنے اور ایسے حالات سے نمٹنے کے لیے قانون نافذ کیا گیا۔ دفعہ 3 ایک اہم شق ہے جس کے تحت ریاست کو اس طرح کے اختیار کو استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اگر مرکزی یا ریاستی حکومت کسی بھی شخص کے حوالے سے مطمئن ہے کہ اسے بھارت کے دفاع، غیر ملکی طاقتوں کے ساتھ بھارت کے تعلقات یا بھارت کی سلامتی کے لیے نقصان دہ کسی بھی طریقے سے کام کرنے سے روکنے کے لیے، یا اگر وہ کسی بھی شخص کے حوالے سے مطمئن ہے کہ اسے ریاست کی سلامتی کے لیے نقصان دہ کسی بھی طریقے سے کام کرنے سے روکنے کے لیے یا امن عامہ کی بحالی کے لیے نقصان دہ کسی بھی طریقے سے کام کرنے سے یا معاشرے کے لیے ضروری سامان اور خدمات کی بحالی کے لیے نقصان دہ کسی بھی طریقے سے کام کرنے سے روکنے کے لیے، ایسا کرنا ضروری ہے، تو وہ حکم دے سکتی ہے کہ ایسے شخص کو حراست میں لیا جائے۔ بعض حالات میں، قانون کے تحت اس شخص کو دیے گئے تحفظ کے تابع اس کی آزادی محدود ہو جاتی ہے۔ حراست کی وجوہات اور اس کی حمایت میں موجود مواد، جب تک کہ بعد میں حساس اور خفیہ شواہد/مواد کو چھو نہ لیا جائے، اسے جلد از جلد، عام طور پر حراست کی تاریخ سے 5 دن کے اندر فراہم کیا جانا چاہیے تاکہ وہ مناسب حکومت وغیرہ کے سامنے نمائندگی کر سکے۔ آرٹیکل 22(5) کے تحت جو حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ حراست میں لیے گئے شخص کو بغیر کسی بلا جواز تاخیر کے حراست کی بنیاد اور مواد فراہم کیا جانا چاہیے۔ ریاست کو ذیلی دفعہ (3) کے تحت ضلع مجسٹریٹ یا پولیس کمشنر کو ایسا اختیار تفویض کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں ضلع مجسٹریٹ جیسلمیر نے ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت یہ اختیار تفویض کیا تھا اور اپنے ذہنی اطمینان کا استعمال کرتے ہوئے دفعہ 3(2) کے تحت حراست کے احکامات جاری کیے تھے۔ حراست کا حکم دیے جانے کے بعد، ایکٹ کی دفعہ 8(1) کے تحت حکم سے متاثرہ شخص کو حراست کی بنیاد فراہم کرنا لازمی ہے۔ ذیلی دفعہ (1) درج ذیل ہے :

"(1) جب کسی شخص کو حراست کے حکم کے مطابق حراست میں لیا جاتا ہے، تو حکم دینے والا اختیار، جتنی جلدی ہو سکے، لیکن عام طور پر پانچ دن کے بعد اور غیر معمولی حالات میں اور تحریری طور پر درج کی جانے والی وجوہات کے لیے، حراست کی تاریخ سے دس دن کے بعد نہیں، اسے ان بنیادوں سے آگاہ کرے گا جن پر حکم دیا گیا ہے اور اسے مناسب حکومت کو حکم کے خلاف نمائندگی کرنے کا جلد سے جلد

موقع فراہم کرے گا۔

لہذا، اس کا پڑھنا یہ ظاہر کرے گا کہ جب کسی شخص کو اس کے حراستی حکم کے مطابق حراست میں لیا جاتا ہے، تو حکم دینے والا اختیار، جتنی جلدی ہو سکے، لیکن عام طور پر پانچ دن کے بعد نہیں، اور غیر معمولی حالات میں اور تحریری طور پر درج کی جانے والی وجوہات کے لیے، حراست کی تاریخ سے دس دن کے بعد، اسے ان بنیادوں سے آگاہ کرے گا جن پر حکم دیا گیا ہے اور اسے مناسب حکومت کو حکم کے خلاف نمائندگی کرنے کا جلد سے جلد موقع فراہم کرے گا۔ دفعہ 8(1) "حراست کی بنیاد فراہم کرنے کا ابتدائی موقع" کے جملے کی حد اور وسعت کو گھیرے ہوئے ہے اور "جتنی جلدی ممکن ہو" کے جملے کو ختم کرتا ہے۔ یعنی عام طور پر پانچ دن کے اندر اور غیر معمولی حالات میں 10 دن کے اندر۔ اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ حراست میں لیا گیا شخص ان بنیادوں کو فراہم کرنے کا حقدار ہے جن کی بنیاد پر حراست کا حکم دیا گیا ہے اور اسے مناسب حکومت کو حکم کے خلاف نمائندگی کرنے کا جلد سے جلد موقع فراہم کرنے کے لیے حراست کی بنیادیں عام طور پر اس مقررہ مدت کے اندر فراہم کی جائیں گی۔ اس مدت کا بھی اشارہ کیا گیا ہے جس کے دوران حراست کی بنیاد فراہم کی جانی ہے۔ بنیاد کے بارے میں جلد از جلد مطلع کیا جائے گا، یعنی عام طور پر پانچ دن کے بعد نہیں۔ دوسرے لفظوں میں، حراست میں لیے گئے شخص کو حراست کی بنیاد فراہم کرنے کے لیے قانون کے ذریعے پانچ دن کی حد مقرر کی گئی ہے۔ اگر غیر معمولی حالات کی انتظامی ضروریات کی وجہ سے، حراست کا اختیار بنیاد سے آگاہ نہیں کر سکا، تو اسے پہلے حصے میں تصور کردہ پانچ دن کے اندر میدانوں کی عدم فراہمی کی وجوہات درج کرنی چاہئیں۔ ایسے غیر معمولی حالات کیا ہیں جن کی وجہ سے حراست کی بنیاد پانچ دن کے اندر فراہم نہیں کی جا سکی لیکن حراست کی تاریخ سے 10 دن کے اندر کیا گیا، یہ ہمیشہ حقیقت کا سوال ہوتا ہے۔ اے کے رائے بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1982] 1 ایس سی سی 271=[1983] 1 ایس سی آر 540 میں، اس عدالت آئینی بنچ کو دفعہ 8(1) کی آئینی حیثیت پر غور کرنے کی ضرورت تھی۔ اس سلسلے میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا تھا کہ :

" دفعہ 8(1) میں موجود توضیعات خلاف درخواست کنندگان کا اعتراض یہ ہے کہ یہ غیر معقول طور پر حراست کے اختیار کو حراست کی تاریخ کے بعد پانچ دن تک اور غیر معمولی معاملات میں حراست کی بنیاد پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ یہ دلیل اس بات کو ختم کر دیتی ہے کہ دفعہ 8(1) کی بنیادی ضرورت یہ ہے کہ حراست کا حکم دینے والا اختیار حراست کی بنیاد کو "جتنی جلدی ہو سکے" مطلع کرے گا۔ اس لیے عام اصول یہ ہے کہ حراست کی وجوہات کو بغیر کسی تاخیر کے زیر حراست کو آگاہ کیا جانا چاہیے۔ یہ صرف انتظامی امور کی عملی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہے کہ حراست کے اختیار کو عام طور پر پانچ دن کے بعد اور غیر معمولی حالات کی صورت میں دس دن کے بعد حراست کی بنیاد سے آگاہ کرنے کی اجازت ہے۔ اگر ایسے کوئی حالات ہیں، تو دفعہ 8(1) کے مطابق حراست کے اختیار کو تحریری طور پر اپنی وجوہات درج کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ یہ شق کسی اعتراض کے لیے کھلی ہے۔"

اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ گراؤنڈز کی فراہمی کی ضرورت، جتنی جلدی ہو سکے، اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عام طور پر حراست میں لیا گیا شخص پانچ دن کے اندر حراست کی بنیاد سے آگاہ ہونے کا حقدار ہے۔ ناگزیر حالات پر قابو پانے کے لیے جس کی وجہ سے حراست کا اختیار حراست کی بنیاد فراہم نہیں کر سکتا تھا، قانون نے ایک فائدہ اٹھایا اور اسے وجوہات تحریری طور پر درج کرنے کی ہدایت کی اور انتظامیہ کو دس دن کی میعاد ختم ہونے سے پہلے حراست کی بنیاد فراہم کرنی چاہیے۔ لہذا، تاخیر غیر معمولی ہونی چاہیے اور ان غیر معمولی حالات کو تحریری طور پر درج کرنے کی ضرورت ہے۔ غیر معمولی حالات کیا ہیں ہر معاملے میں ہمیشہ حقیقت کا سوال ہوتا ہے۔ دس دن کی میعاد

ختم ہونے سے پہلے لیکن پانچ دن کی میعاد ختم ہونے کے بعد حراست کی بنیاد فراہم کرنا لازمی ہے۔ یہ اچھی طرح سے طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ "جتنی جلدی ہو سکے" کے جملے کا مطلب ایک معقول ترسیل کے اندر ہے جب کوئی قابل روک تھام تاخیر نہ ہو۔ ٹالنے کے قابل تاخیر کیا ہے ہمیشہ حقیقت کا سوال ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ: کیا غیر معمولی حالات کی عدم فراہمی اور پانچ دن کی میعاد ختم ہونے سے پہلے لیکن دس دن کی بیرونی حد کے اندر حراست کی بنیاد کی عدم فراہمی کے لیے درج وجوہات، حراست کی بنیاد کے ساتھ، حراست کے حکم کو خراب کرتی ہیں؟ دو نفری بنچ نے یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ حراست کے حکم کے خلاف مناسب حکومت یا مشاورتی بورڈ کے سامنے نمائندگی کا قیمتی حق ہے۔ جب تک غیر معمولی حالات اور حراست کی بنیاد فراہم نہ کرنے کی وجوہات اور اس کی حمایت میں موجود دستاویزات کو حراست میں لیے گئے شخص کو ضروری مضمرات کے ذریعے نہیں بتایا جاتا، تب تک آرٹیکل 22(5) کے تحت تصور کردہ جلد از جلد موقع پر نمائندگی کے قیمتی حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اس طرح، زیر حراست شخص حراست سے رہا ہونے کا حقدار بن جاتا ہے۔ یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ جو چیز مادی اور لازمی ہے وہ یہ ہے کہ حراست میں لیے گئے شخص کو حراست کی بنیاد کے ساتھ ساتھ دستاویزات بھیجیں جو حراست کے اختیار کے ذریعے حاصل کردہ ساپیکش اطمینان کی حمایت میں ہوں۔ جب حراست میں لیے گئے شخص کی طرف سے مناسب حکومت یا مشاورتی بورڈ کو نمائندگی کی گئی ہو، تو اس کے لیے یہ ایک بنیاد ہو سکتی ہے کہ وہ حراست کے حکم پر اعتراض کرے کہ اسے مقررہ وقت کے اندر بنیاد فراہم نہیں کی گئی تھی اور اس طرح اسے بلا جواز حراست میں لیا گیا تھا، بغیر کسی معقول جواز کے۔ جب اس طرح کی بنیاد کو اٹھایا جاتا ہے اور غور کے لیے دباؤ ڈالا جاتا ہے، تو یہ حراست کے اختیار کے لیے ہوگا کہ وہ مناسب حکومت یا مشاورتی بورڈ کو مطمئن کرے یا آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کارروائی میں کسی مناسب معاملے میں۔ غیر معمولی حالات وہ ہیں جن کی وجہ سے حراست میں لیے گئے شخص کو بنیاد اور دستاویزات فراہم نہیں کی جا سکیں اور یہ کہ وہ حراست کے اختیار کے ریکارڈ میں تحریری طور پر درج کیے گئے تھے۔ اگر مناسب حکومت یا مشاورتی بورڈ یا عدالت ان ریکارڈ شدہ غیر معمولی حالات سے مطمئن نہیں ہے جن کی وجہ سے حراست کی بنیاد فراہم نہیں کی جا سکی، پانچ دن کے بعد لیکن 10 دن کی میعاد ختم ہونے سے پہلے، یہ ان حالات میں سے ایک ہو سکتا ہے جس پر مناسب حکومت یا بی ایڈوائزری بورڈ یا عدالت غور کر سکتی ہے کہ آیا حراست کا حکم خراب ہے یا آئین کے آرٹیکل 22(5) کی خلاف ورزی ہے۔ لیکن چونکہ ایکٹ غیر معمولی حالات اور ان بنیادوں کی عدم فراہمی کے لیے درج کردہ وجوہات کے مواصلات کا تصور نہیں کرتا ہے کہ غیر مواصلات یا ان کی عدم فراہمی کی بنیاد خود یہ قرار دینے کے لیے کافی نہیں ہے کہ حراست کا حکم آئین کے آرٹیکل 22(5) کی خلاف ورزی ہے۔ اس لیے دو نفری بنچ نے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں تھا کہ حراست میں لیے گئے شخص کو غیر معمولی حالات کی بنیاد فراہم نہ کرنے اور حراست کی بنیاد فراہم نہ کرنے کی درج کردہ وجوہات کی بنا پر جلد از جلد موقع فراہم کرنے سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح، ہمارا خیال ہے کہ بٹی کے معاملے میں لیا گیا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے 11 جنوری 1987 کو اپنی کارروائی میں درج ذیل درج کیا ہے:

"انچارج افسر (عدالتی) نے مطلع کیا ہے کہ مقدمات میں اب تک 2 / 3 نقل کاپیاں تیار کی جا چکی ہیں اور کاپیوں کی عدم موجودگی میں، مقررہ کم از کم مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے حراست کی بنیاد پیش کرنا ممکن نہیں ہے۔ چونکہ تمام 35 معاملات میں، تقریباً 16,000 نقل کاپیاں تیار کی جاتی ہیں اور سیٹ بھی تیار کیے جانے ہیں۔ لیکن بار بار بجلی بند ہونے کی وجہ سے، اتار چڑھاؤ والی مشین نجی ہونے کی وجہ سے، اس کے مالک کو اضافی وقت کے لیے بیٹھنے اور کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، کام مکمل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لہذا حراست میں لیے گئے شخص کو حراست کی بنیاد فراہم کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ 10 دن کی مدت کا استعمال کرتے ہوئے،

جیسا کہ قومی سلامتی ایکٹ 1980 کی دفعہ 8(1) کے تحت فراہم کیا گیا ہے، ریاستی حکومت کو اس فیصلے سے آگاہ کیا گیا۔

اس میں مذکور بنیادوں کے پیش نظر، ہمارا خیال ہے کہ ضلعی مجسٹریٹ کو ان غیر معمولی حالات کی وجہ سے روکا گیا تھا جیسا کہ کارروائی میں درج کیا گیا ہے کہ حراست کی بنیاد اور اس کی حمایت میں دستاویزات حراست میں لیے گئے شخص کو پانچ دن کے اندر فراہم نہیں کی جا سکیں لیکن وہ دس دن کے اندر فراہم کر دی گئیں، جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 8(1) میں تصور کیا گیا ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ کو قانونی طور پر یہ قرار دینا جائز نہیں تھا کہ ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے درج کردہ وجوہات کے طور پر غیر معمولی حالات کی بنیاد پر بات چیت نہ کرنا، حراست کے حکم کو خراب کرتا ہے۔ چونکہ ایک سال کی حراست کا وقت وقت کے بہاؤ کی وجہ سے ختم ہو چکا ہے، اس لیے ہم حکم میں مداخلت کرنے کی تجویز نہیں کرتے۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔

جی۔این۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document